الاربعین فی خاتم النبیین

حضرت مولانا غلام رسول دینپوری

WWW.AMTKN.COM
/amtkn313 www.emaktaba.info
ameer@khatm-e-nubuwwat.com

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

الاربعین فی

خاتم النبیّین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ابتدائیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدهٗ و نصلی علٰی رسوله الكريم ...... أما بعد!

حقیقت میں علم وہ ہے جس کا منبع ومنشاء قرآن حکیم کی آیات مبارکہ اور امام الانبیاء قائد المرسلین، حضور خاتم النبیین ﷺ کی احادیث طیبہ ہو۔ یہ دونوں ادلّہ شرعیہ میں سب سے مقدم بھی ہیں اور سب سے محکم بھی۔ قرآن پاک میں عقیدۂ ختم نبوت اور مسئلہ رفع ونزول حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا بڑی تفصیل وتوضیح کے ساتھ بیان ہے۔ احادیث مبارکہ میں بھی مزید اس کی ایسی توضیح وتشریح موجود ہے کہ جسے اَن پڑھ بھی سمجھ سکے، اس لیے بجائے عقل کی پیروی کے قرآن وحدیث کی اتباع لازمی ہے۔ قرآن پاک پڑھنے پڑھانے، سمجھنے سمجھانے اور عمل کرنے کے فضائل جہاں آنحضرت ﷺ نے بیان فرمائے، وہاں احادیث مبارکہ کے پڑھنے پڑھانے اور یاد کر کے آگے پہنچانے کے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فضائل ارشاد فرمائے ہیں، چنانچہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

’’نَضَّرَ اللّٰه عَبْداً سَمِعَ مَقَالَتِیْ فَحَفِظَهَا وَوَعَاهَا وَأَدَّاهَا كَمَا سَمِعَ مِنِّیْ.‘‘ (مشکوٰۃ، ص:۳۵)

ترجمہ مع تشریح:... ’’خدا تعالیٰ اس بندے کو خوش وخرم رکھے۔ (یعنی اس کی قدر ومنزلت بہت کافی ہو اور اسے دین ودنیا کی مسرت نصیب ہو) جس نے میری کوئی بات سنی، اسے یاد کیا اور ہمیشہ یاد رکھا اور جیسا سنا ہو بہو آگے لوگوں تک پہنچا دیا۔‘‘

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

دیکھئے! یہ تو ایک بات سننے، اُسے یاد کر کے آگے پہنچانے کی بشارت ہے۔ اور جو آدمی آپ ﷺ کی زیادہ احادیث یاد کر کے آگے پہنچائے گا، اس کا کیا مقام و کیا مرتبہ ہوگا، یہ تو اللہ ہی جانتے ہیں اور چالیس کے عدد کو تو خاص اہمیت حاصل ہے، اس لیے دوسری جگہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''مَنْ حَفِظَ عَلٰی اُمَّتِیْ أَرْبَعِیْنَ حَدِیْثاً فِیْ أَمْرِ دِیْنِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ فَقِیْهًا وَ کُنْتُ لَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ شَافِعًا وَ شَهِیْدًا.'' (مشکوٰۃ، ص:۳۶)

ترجمہ:... ''کہ جو شخص میری امت کو فائدہ پہنچانے کے لیے امر دین کی چالیس حدیثیں یاد کرلے تو اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن فقیہ اٹھائے گا اور میں قیامت کے دن اس کا شفاعت کرنے والا اور (اس کی اطاعت پر) گواہ بنوں گا۔''

اربعین یعنی چالیس احادیث یاد کرنے اور یاد کرانے کا امت مسلمہ میں ہمیشہ ذوق رہا ہے۔ بیسیوں موضوعات پر چالیس احادیث کے مجموعے مرتب ہوئے۔ ''عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت'' کے مرکزی دفتر ملتان میں ہر سال علماء کرام کے لیے سہ ماہی تربیتی کلاس کا انعقاد ہوتا ہے۔ جہاں شریک علماء کرام کو دیگر نصاب پڑھایا جاتا ہے۔ وہاں عقیدہ ختم نبوت، رفع و نزول مسیح علیہ السلام، سیدنا مہدی علیہ الرضوان کی آمد، دجال کے خروج اور علامات قیامت پر چالیس احادیث بھی یاد کرائی جاتی ہیں۔ ذخیرۂ احادیث سے ان مذکورہ بالا موضوعات پر چالیس احادیث کا انتخاب اور انہیں یاد کرنے پر عمل تو ہوتا رہا، لیکن اس پر کوئی مجموعہ مرتب نہ کیا گیا۔

گزشتہ سال سے ''عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت'' نے ہر ماہ کا ایک جمعہ ''عقیدۂ ختم نبوت'' کے لیے وقف کرنے کی خاطر علماء کرام و خطباء حضرات کو متوجہ کرنا شروع کیا تو ملک بھر سے تقاضا ہوا کہ ہمیں اس عنوان پر بیان کے لیے مرتب شدہ کوئی رسالہ یا کتاب بھی ملنی

چاہیے۔ یہ مجموعہ اس سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ اس کے آخر میں ''خطبۂ جمعہ'' ملاحظہ فرمائیں گے۔ حضرت مولانا غلام رسول دین پوری جو مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں صدر المدرسین ہیں، انہوں نے یہ مجموعہ اور خطبہ تیار کیا ہے۔ حق تعالیٰ اسے نافع خلائق فرمائیں۔ ملک بھر کے خطباء حضرات سے درخواست ہے کہ وہ خطبۂ جمعہ کے لیے ان احادیث مبارکہ سے استفادہ فرمائیں۔ اس سے جہاں قادیانی فتنہ پر کاری ضرب پڑے گی، وہاں عقیدہ ختم نبوت کی پاسبانی کے باعث شفاعت کبریٰ اور دیدارِ نبوی ﷺ کے بھی حق دار ٹھہریں گے۔

فقیر! اللہ وسایا

احادیث نبویہ

ختم نبوت' انبیاء علیہم السلام میں صرف آپ ﷺ کی خصوصیت ہے

حدیث نمبر:-۱

''عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فُضِّلْتُ عَلَی الْأَنْبِیَاءِ بِسِتٍّ أُعْطِیْتُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ وَأُحِلَّتْ لِیَ الْغَنَائِمُ وَجُعِلَتْ لِیَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا وَأُرْسِلْتُ اِلَی الْخَلْقِ کَافَّةً وَّخُتِمَ بِیَ النَّبِیُّوْنَ.'' (مسلم،ج:۱،ص:۱۹۹،مشکوٰۃ،ص:۵۱۲)

ترجمہ:... ''حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے انبیاء علیہم السلام پر چھ باتوں میں فضیلت دی گئی ہے: ۱:- مجھے جامع کلمات (معانی کثیرہ کے حامل) دیئے گئے ہیں۔ ۲:- رعب سے میری مدد کی گئی (یعنی مخالفین پر میرا رعب پڑ کر اُن کو مغلوب کردیتا ہے)۔ ۳:- میرے لیے مالِ غنیمت حلال کردیا گیا۔ ۴:- میرے لیے تمام زمین نماز پڑھنے کی جگہ اوراس کی مٹی پاک کرنے والی بنادی گئی۔ ۵:- تمام مخلوق کی طرف نبی بنا کر بھیجا گیا ہوں۔ ۶:- انبیاء علیہم السلام کا سلسلہ میری ذات پر ختم کردیا گیا ہے۔''

فائدہ:- آنحضرت ﷺ کی چند خصوصیات اس حدیث پاک میں شمار کی گئی ہیں۔ یہ خصوصیات صرف چھ تک محدود نہیں، بلکہ بہت سی ہیں۔ امام جلال الدین سیوطیؒ نے اس موضوع پر ''خصائص الکبریٰ'' کے نام سے دو ضخیم جلدوں میں کتاب لکھی ہے۔ تفصیل وہاں ملاحظہ ہو۔

یہاں خصوصیت نمبر:۵، ۶ قابل غور ہیں۔ اس کا مطلب محدثین حضرات نے یہ بیان فرمایا ہے کہ آپ ﷺ کی بعثت آپ ﷺ کے زمانہ مبارک سے لے کر قیامت تک کے لیے ہے۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ''خاتم النبیین'' آپ ﷺ کی ایک خصوصیت ہے جو دیگر انبیاء علیہم السلام کے بالمقابل آپ ﷺ کو مرحمت ہوئی۔ یہ صرف تعریفی لقب نہیں، جس کا اطلاق مجازاً دوسروں پر بھی ہو سکے، بلکہ بحیثیت عقیدہ ایک عقیدہ ہے اور خاتم المحدثین، خاتم المفسرین، خاتم الشعراء کی طرح کا ایک محاورہ نہیں ہے۔

آنحضرت ﷺ کے بعد جو نبوت کا دعویٰ کرے، وہ دجال اور کذاب ہے

حدیث نمبر:-۲

''عَنْ ثَوْبَانَؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ إِنَّہٗ سَیَکُوْنُ فِیْ أُمَّتِیْ کَذَّابُوْنَ ثَلَاثُوْنَ کُلُّھُمْ یَزْعَمُ أَنَّہٗ نَبِیٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ.'' (ابوداؤد، ج:۲،ص:۱۲۷، ترمذی، ج:۲،ص:۴۵)

ترجمہ:... ''حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: آئندہ میری اُمت میں تیس بڑے جھوٹے پیدا ہوں گے، جن میں سے ہر ایک (اپنے متعلق) یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔''

فائدہ:- دیکھئے! یہ حدیث متواتر ہے۔ دس سے زائد صحابہؓ اس کے راوی ہیں۔ اس حدیث مبارک میں آپ ﷺ نے ہر قسم کی نبوت کی نفی فرما کر ہر مدعی نبوت کو کذاب و دجال فرمایا ہے۔

اس پیش گوئی کا ظہور آپ ﷺ کے عہد مبارک سے ہی شروع ہو چکا تھا۔ اسود عنسی اور مسیلمۃ الکذاب آپؐ کے زمانہ ہی میں ظاہر ہوئے۔ آپؐ کے ارشاد کے مطابق صحابہؓ نے انہیں کاذب بلکہ کذاب و دجال سمجھا اور جو برتاؤ دجالین کے ساتھ ہونا چاہیے تھا، وہی ان کے ساتھ کیا۔ اسی طرح بعد کے اُمتیوں نے بھی کسی ایسے مدعی نبوت کی تصدیق کبھی نہیں کی۔ کیا

اس قسم کے صاف ارشاداتِ نبویہ کے بعد بھی مسئلہ ختم نبوت کے کسی پہلو میں خفاء باقی ہے اور کیا اُمت مرزائیہ کے لیے وقت نہیں آیا کہ وہ اپنے خیالات باطلہ ومزعومات فاسدہ سے تائب ہوں؟

اُمت کا انتظام اور اُن کی دینی تحریفات کی اصلاح کرنا بھی نبوت نہیں

حدیث نمبر:-۳

''عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ كَانَتْ بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ تَسُوْسُهُمُ الْاَنْبِیَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِیٌّ خَلَفَهٗ نَبِیٌّ وَاِنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَسَیَكُوْنُ خُلَفَاءُ فَیَكْثُرُوْنَ.'' (بخاری، ج:۱،ص:۴۹۱، مسلم، ج:۲،ص:۱۶۲)

ترجمہ:... ''حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل کی قیادت وسیاست خود اُن کے انبیاء کرام علیہم السلام کیا کرتے تھے۔ جب کسی ایک نبی کی وفات ہو جاتی تو دوسرا نبی اس کی جگہ آ جاتا، لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ البتہ خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے۔''

فائدہ::- حافظ ابن حجر عسقلانیؒ لکھتے ہیں کہ: ''بنی اسرائیل میں جب کوئی فساد رونما ہوتا تو اللہ تعالیٰ کسی نبی کو ان میں بھیج دیتا جو اُن کی اصلاح کرتا اور شریعت تورات میں ان کی تحریفات کو دور کر دیتا۔'' امت محمدیہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام) میں یہ خدمات خلفاء کے سپرد کر دی گئی ہیں۔ اس سے امت محمدیہ کے کمالات وعظمت کا اندازہ کرنا چاہیے کہ جن خدمات کے لیے پہلے انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوتے تھے۔ اب ان خدمات کو اس امت کے علماء وخلفاء انجام دیا کریں گے۔

اس حدیث پاک سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ انبیاء بنی اسرائیل شریعت مستقلہ لے کر نہ آتے تھے، بلکہ شریعت موسویہ کے اتباع میں تبلیغ احکام کرتے اور لوگوں کو صحیح احکام تورات

کا پابند بناتے تھے۔اس قسم کے انبیاء کو مرزا قادیانی نے غیرتشریعی نبی کہا ہے۔تو حدیث مذکور کا حاصل صاف طور پر یہ ہوا کہ اب اس اُمت محمدیہ میں غیرتشریعی (یعنی شریعت سابقہ کے متبع) انبیاء علیہم السلام بھی پیدا نہیں ہوں گے۔ بالفاظِ دیگر ظلی بروزی نبی بھی پیدا نہیں ہوں گے۔

ختم نبوت کوحسی چیز کی مثال سے واضح کرنا

حدیث نمبر:-۴

’’عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِنَّ مَثَلِیْ وَمَثَلَ الْأَنْبِیَاءِ مِنْ قَبْلِیْ کَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی بَیْتًا فَأَحْسَنَهٗ وَأَجْمَلَهٗ إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ مِّنْ زَاوِیَةٍ ، فَجَعَلَ النَّاسُ یَطُوْفُوْنَ بِهٖ وَیَعْجَبُوْنَ لَهٗ وَیَقُوْلُوْنَ هَلَّا وُضِعَتْ هٰذِهِ اللَّبِنَةُ قَالَ فَأَنَا اللَّبِنَةُ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ.‘‘

(بخاری،ج:۱،ص:۵۰۱،مسلم،ج:۲،ص:۲۴۸)

ترجمہ:... ’’حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری اور مجھ سے پہلے انبیاء کرام علیہم السلام کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص نے گھر بنایا اور اسے بہت عمدہ اور آراستہ وپیراستہ بنایا،مگر اس کے ایک گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی۔لوگ آآ کر اس کے اردگرد گھومنے لگے اور عش عش کرنے لگے اور کہنے لگے کہ: یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ رکھ دی گئی،(تاکہ مکان کی تعمیر مکمل ہوجاتی) آپ ﷺ نے فرمایا: میں وہی اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں۔‘‘

فائدہ:-ذرا اس حدیث مبارک کے مضمون پر غور فرمائیں! کس طرح آپ ﷺ نے بلیغ مثال سے مسئلہ ختم نبوت کو سمجھایا اور تمام اوہامِ باطلہ کا استیصال فرمادیا ہے۔حاصل

یہ ہے کہ نبوت ایک عالیشان محل کی طرح ہے، جس کے ارکان حضرات انبیاء کرام علیہم السلام ہیں۔ آپ ﷺ کا اس عالم دنیا میں تشریف لانے سے پہلے یہ محل بالکل تیار ہو چکا تھا اور اس میں ایک اینٹ کے سوا اور کسی قسم کی گنجائش باقی نہیں تھی، جسے آپ ﷺ نے پورا فرما کر قصر نبوت کی تکمیل فرمادی۔ اب اس (محل) میں نہ تو نبوتِ تشریعیہ کی اینٹ کی گنجائش ہے اور نہ غیر تشریعیہ (ظلیہ و بروزیہ) کی۔

آنحضرت ﷺ کے بعد غیر تشریعی نبی بھی نہیں

حدیث نمبر:-۵

''عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِیْ وَقَّاصٍؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِیٍّؓ اَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰی اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ.''

(بخاری، ج:۲،ص:۶۳۳، مسلم، ج:۲،ص:۲۷۸)

ترجمہ:... ''حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا: تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہے جو حضرت ہارون (علیہ السلام) کو حضرت موسیٰ (علیہ السلام) سے تھی۔ مگر (اتنا فرق ہے کہ حضرت ہارون علیہ السلام نبی تھے) میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔ (اسی لیے تم بھی نبی نہیں ہو)۔''

فائدہ:- آنحضرت ﷺ نے جب غزوۂ تبوک میں جانے کا ارادہ فرمایا تو چاہا کہ حضرت علیؓ کو مدینہ منورہ میں چھوڑ جاؤں تو حضرت علیؓ نے عرض کیا: اگر آپ مجھے یہاں چھوڑ جائیں گے تو لوگ کیا کہیں گے کہ جہاد چھوڑ کر بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تمہارا مرتبہ میرے ساتھ ایسا ہو جیسا کہ ہارون علیہ السلام کا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہے کہ جیسے موسیٰ علیہ السلام نے کوہ طور پر جاتے وقت حضرت ہارون علیہ السلام کو اپنے پیچھے قوم کی نگرانی کے لیے مقرر فرمایا تھا۔ اسی طرح میں بھی اپنی نیابت اور قائم مقامی کے لیے تمہیں مقرر کرتا

ہوں۔ مگر اتنا فرق ضرور ہے کہ وہ نبی تھے تم نبی نہیں ہو۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ کی خلافت (حضرت ہارون علیہ السلام کی خلافت نبوت کی طرح) خلافت نبوت نہیں تھی اور یہ بھی معلوم ہوا کہ حضرت علیؓ کو نبوت ملتی تو آپ ﷺ کے اتباع ہی کی بدولت ملتی۔ مگر آپ ﷺ نے تو اس احتمال کی کلی طور پر نفی فرما دی۔ رحمت عالم ﷺ کے بعد سیدنا علی المرتضیٰؓ نبی نہیں بن سکتے تو قادیان کا دہقان غلام احمد قادیانی نبی کیسے بن سکتا ہے۔

نیز یہ بھی ظاہر ہے کہ حضرت ہارون علیہ السلام کی نبوت، شریعت مستقلہ کے ساتھ نہیں تھی بلکہ شریعت موسویہ کے تابع اور احکام تورات کی تبلیغ کے لیے تھی۔ حضور ﷺ کے بعد اب غیر تشریعی بھی کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔ مرزا قادیانی غیر تشریعی نبوت کو جاری قرار دے کر اپنی خودساختہ نبوت کی بنیاد اس حدیث پر رکھنا چاہتا ہے، لیکن اس حدیث کی رو سے یہ بھی ختم اور منقطع ہوچکی ہے۔

آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی ہوتا تو حضرت عمرؓ ہوتے

حدیث نمبر:-۶

’’عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ كَانَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِؓ.‘‘ (ترمذی، ج:۲،ص:۲۰۹، کنزالعمال، ج:۱۱،ص:۵۷۸)

ترجمہ:... ’’حضرت عقبہ بن عامرؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر بن الخطابؓ ہوتے۔‘‘

فائدہ:- اس حدیث پاک سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عمرؓ کی فطرت کو نبوت سے بہت زیادہ مناسبت تھی اور بلسان نبویؐ آپؓ میں کمالات نبوت، اور نبوت کی استعداد و صلاحیت موجود تھی۔ مگر بایں ہمہ انہیں عہدۂ نبوت نہیں دیا گیا۔ کیونکہ سلسلۂ نبوت ختم کر دیا گیا ہے۔

نیز حدیث میں ’’لو کان‘‘ ہے جو عربی زبان میں اسی غرض کے لیے آتا ہے کہ شرط

موجود نہ ہونے کی وجہ سے مشروط بھی موجود نہیں، یعنی جب سلسلۂ نبوت منقطع ہے تو اب عہدۂ نبوت کسی کو نہیں ملے گا۔ سیدنا عمرؓ میں بالقوۃ نبی بننے کے اوصاف موجود ہیں، مگر بالفعل اس لیے نبی نہیں بن سکتے کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔ حضور ﷺ کے بعد اگر سیدنا عمرؓ نبی نہیں ہوسکتے تو دجال قادیانی کیسے نبی ہوسکتا ہے؟

محمد ﷺ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد انبیاء میں آخری بیٹے ہیں

حدیث نمبر:-۷

"عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَۃَؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَمَّا نَزَلَ اٰدَمُ بِالْهِنْدِ وَاسْتَوْحَشَ فَنَزَلَ جِبْرِیْلُ فَنَادٰی بِالْاَذَانِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ مَرَّتَیْنِ، اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ مَرَّتَیْنِ، اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ مَرَّتَیْنِ، قَالَ اٰدَمُ: مَنْ مُحَمَّدٌ؟ قَالَ اٰخِرُ وُلْدِکَ مِنَ الْاَنْبِیَاءِ." (کنزالعمال، ج:۱۱، ص:۴۵۵)

ترجمہ:... "حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت آدم علیہ السلام جب ہندوستان میں نازل ہوئے تو (بوجہ تنہائی) ان کو وحشت ہوئی تو جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور اذان پڑھی۔ اَللّٰہ أکبر، اَللّٰہ أکبر دو مرتبہ۔ أشهد أن لا إلٰه إلا اللّٰہ دو مرتبہ۔ أشهد أن محمدا رسول اللّٰہ دو مرتبہ۔ حضرت آدم علیہ السلام نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا: محمد ﷺ کون ہیں؟ جبرائیل علیہ السلام نے کہا: انبیاء کرام علیہم السلام میں سے آپ کے سب سے آخری بیٹے ہیں۔"

فائدہ:-...... اس حدیث سے ایک بات تو یہ معلوم ہوئی کہ اذان ابتداء عالم میں بھی رہی ہے۔ دوسری یہ کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اذان میں جب محمد ﷺ کا اسم گرامی سنا تو جبرائیل علیہ السلام سے دریافت کیا کہ محمد ﷺ کون ہیں؟ انہوں نے جواب دیا: حضرات انبیاء

کرام علیہم السلام میں آپ کے سب سے آخری بیٹے ہیں۔ گویا آدم علیہ السلام کو دنیا میں آتے ہی سب سے پہلے ایک بہت بڑی حقیقت سے آگاہ اور مطلع کیا گیا اور وہ حقیقت آپ ﷺ کی ختم نبوت ہے۔

حجۃ الوداع کے موقع پر اعلانِ ختم نبوت

حدیث نمبر:-۸

’’عَنْ أَبِیْ اُمَامَۃَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فِیْ خُطْبَتِہٖ یَوْمَ حَجَّۃِ الْوَدَاعِ أَیُّھَا النَّاسُ! أَنَّہٗ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا أُمَّۃَ بَعْدَکُمْ أَلَا فَاعْبُدُوْا رَبَّکُمْ، وَصَلُّوْا خَمْسَکُمْ، وَصُوْمُوْا شَھْرَکُمْ، وَأَدُّوْا زَکوٰۃَ أَمْوَالِکُمْ طَیِّبَۃً بِھَا أَنْفُسُکُمْ وَأَطِیْعُوْا وُلَاۃَ أُمُوْرِکُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّۃَ رَبِّکُمْ.‘‘ (کنز العمال، ج:۵، ص:۲۹۴)

ترجمہ:... ’’حضرت ابوامامہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے حجۃ الوداع کے دن اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا۔ اے لوگو! نہ تو میرے بعد اب کوئی نبی ہوگا اور نہ تمہارے بعد کوئی دوسری امت، خبردار! اپنے رب کی عبادت کرتے رہو اور پانچ نمازیں پڑھتے رہو اور رمضان کے روزے رکھتے رہو اور اپنے اموال کی زکوٰۃ خوش دلی کے ساتھ دیتے رہو اور اپنے امور میں اپنے خلفاء وحکام کی اطاعت کرتے رہو تو (اس کے صلہ میں) تم اپنے پروردگار کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔‘‘

فائدہ:- اس حدیث سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ کے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں ہوسکتا، نہ تشریعی، نہ غیر تشریعی، اور نہ مرزا قادیانی ملعون کا ایجادہ کردہ بروزی، ظلی، لغوی، جزوی وغیرہ۔ کیونکہ اگر کسی نبی نے آنا ہوتا تو ضروری تھا کہ نبی کریم ﷺ اس کی اطاعت

اُمت کے لیے اولوا الامر کی اطاعت سے زیادہ ضروری قرار دیتے اور اس کی تاکید کو مقدم فرماتے، جب کہ حدیث مذکور میں صرف اولوا الامر کی اطاعت کے حکم پر اکتفا فرمایا ہے۔

رسالت اور نبوت اب دونوں منقطع ہیں

حدیث نمبر:-۹

’’عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ النُّبُوَّةَ وَالرِّسَالَةَ قَدِ انْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَلَا نَبِیَّ.‘‘

(کنز العمال، ج:۱۵،ص:۳۶۷، ترمذی، ج:۲،ص:۵۳)

ترجمہ:... ’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بلاشبہ نبوت اور رسالت منقطع ہو چکی ہے۔ سو میرے بعد نہ کوئی رسول آئے گا اور نہ نبی۔‘‘

فائدہ:- اس حدیث مبارک میں آپ ﷺ نے لفظ رسول اور نبی کو علیحدہ علیحدہ بیان کر کے یہ بتلا دیا ہے کہ اب نہ کوئی تشریعی نبی آئے گا نہ غیر تشریعی۔ یاد رہے! رسول‘ صاحب شریعت نبی کو کہا جاتا ہے، جب کہ نبی عام ہے۔ شریعت جدیدہ ہو یا سابقہ شریعت کا متبع۔ اب دیکھیے کہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں: نبوت و رسالت منقطع ہوئی، میرے بعد نبی و رسول کوئی نہیں بن سکتا۔ مگر مرزا قادیانی کا ڈھیٹ پن اور کفر ملاحظہ ہو کہ وہ کہتا ہے کہ: ’’ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔‘‘ (ملفوظات، ج:۱۰، ص ۱۲۷، از مرزا قادیانی) تو مرزا ملعون کا دعویٰ نبوت صراحۃً رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث کی مخالفت و عناد کی واضح دلیل ہے۔ (معاذ اللہ)

آنحضرت ﷺ کی بعثت علاماتِ قیامت میں سے ہے

حدیث نمبر:--۱۰

’’عَنْ أَنَسٍؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ.‘‘ (بخاری، ج:۲،ص:۹۶۳، مسلم، ج:۲،ص:۴۰۶)

ترجمہ:... ’’حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اور قیامت دونوں اس طرح (شہادت کی انگلی اور بیچ کی انگلی کو ملا کر فرمایا) بھیجے گئے ہیں (جس طرح یہ دونوں انگلیاں ملی ہوئی ہیں)۔‘‘

فائدہ...... محدثین حضرات اس پر متفق ہیں کہ آپ ﷺ اور قیامت کے درمیان کوئی نیا نبی پیدا نہ ہوگا۔ قیامت کا آپ ﷺ کے ساتھ ملی ہوئی آنے سے یہی مراد ہے۔ ایک روایت میں ابوزمل کا طویل خواب اور اس کی تعبیر مذکور ہے۔ منجملہ بہت سے واقعات کے یہ بھی دیکھا کہ ایک ناقہ (اونٹنی) ہے جسے آپ ﷺ چلا رہے ہیں تو آپؐ نے اس کی تعبیر میں ارشاد فرمایا:

’’أَمَّا النَّاقَةُ الَّتِیْ رَأَيْتَهَا وَرَأَيْتَنِیْ اَبْعَثُهَا فَهِیَ السَّاعَةُ عَلَيْنَا تَقُوْمُ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا اُمَّةَ بَعْدَ اُمَّتِیْ.‘‘

ترجمہ:... ’’وہ ناقہ جس کو تم نے دیکھا اور یہ دیکھا کہ میں اس کو چلا رہا ہوں، وہ قیامت ہے۔ جو ہم پر قائم ہوگی۔ نہ میرے بعد کوئی نبی ہے اور نہ میری امت کے بعد کوئی امت۔‘‘

نیز علامہ سندھیؒ نے نسائی شریف کے حاشیہ میں لکھا ہے کہ: ’’تشبیہ دونوں کے درمیان اتصال میں ہے، یعنی جس طرح ان دونوں انگلیوں کے درمیان کوئی اور انگلی نہیں، اسی طرح آنحضرت ﷺ اور قیامت کے درمیان کوئی اور نبی نہیں۔‘‘

(نسائی شریف، ج:۱،ص:۲۳۴)

حدیث مذکور سے بوضاحت معلوم ہوگیا کہ آپ ﷺ اور قیامت کے ملے ہوئے آنے کا یہی معنی ہے کہ آپؐ کے اور قیامت کے درمیان نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ کوئی دوسری امت۔

آنحضرت ﷺ کے اسماء مبارکہ

حدیث نمبر:-۱۱

''عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنَّ لِیْ اَسْمَاءً اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِیَ الَّذِیْ یَمْحُو اللّٰہُ بِیَ الْکُفْرَ وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمَیَّ وَاَنَا الْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدِیْ نَبِیٌّ.'' (ترمذی، ج:۲،ص:۱۱۱، باب اسماء النبی ﷺ)

ترجمہ:... ''حضرت جبیر بن مطعمؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے کئی نام ہیں: میں محمدؐ ہوں، میں احمدؐ ہوں، میں ماحی (مٹانے والا) ہوں۔جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائے گا اور میں حاشر (جمع کرنے والا) ہوں جس کے بعد قیامت میں اور لوگوں کا حشر ہوگا اور میں عاقب ہوں۔یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

فائدہ:- حافظ ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا ہر نام آپ کی کسی نہ کسی صفت کا جلوہ گاہ ہے۔صرف ایک نام نہیں، جس سے مقصد کسی ذات کا تعارف ہوتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ کے اسماء بہت ہیں اور عرب میں اسماء، کنیتوں اور القاب کے تعدد کا کچھ دستور بھی تھا۔مگر یاد رہے کہ یہ سب نام حقائق و اسرار کا ایک مجموعہ ہیں۔اگر محبت کی نظر سے دیکھیں گے تو آپ ﷺ کے کمالات چھنتے نظر آئیں گے۔یہی وجہ ہے کہ بعض اسماء کی حقیقت آپ ﷺ نے اسی حدیث میں بیان فرمادی ہے، مثلاً میں ماحی ہوں، ماحی کا معنی مٹانے والا، چونکہ میری وجہ سے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹادیں گے، اس لیے میرا نام ماحی ہے اور

میں حاشر ہوں، حاشر کا معنی جمع کرنے والا، چونکہ میرے بعد ہی قیامت آجائے گی اور حشر برپا ہوجائے گا اور کوئی نبی میرے اور قیامت کے درمیان نہ ہوگا۔ اس لیے میں حاشر ہوں، یہی حاصل ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانیؒ کے کلام کا جوانہوں نے فتح الباری، ج:٦، ص:٤٠٦ میں کیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ: میں عاقب ہوں، عاقب اسے کہا جاتا ہے جس کے بعد اور کوئی نبی نہ ہو۔ چونکہ میرے بعد بھی کوئی نبی نہیں۔ اس لیے میرا نام عاقب ہے۔ اسی طرح دوسرے اسماء مبارکہ کو سمجھنا چاہیے کہ ہر اسم مبارک پُر از اسرار و حقیقت ہے۔ خلاصہ یہ کہ حدیث مذکور بھی ہر قسم کی نبوت کے انقطاع کی خبر دے رہی ہے اور آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت کو واضح طور پر بیان کر رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ سمجھنے کی توفیق عطاء فرمائیں:

بارِ خاطر ہو تو قرآن وحدیث کا ارشاد برا
دل کو بھا جائے تو مرزا کی خرافات اچھی

آپ ﷺ نبوت سے اس وقت سرفراز تھے جبکہ آدمؑ میں نفخ روح بھی نہ ہوا تھا

حدیث نمبر:-١٢

"عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَؓ قَالَ: قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتٰی! وَجَبَتْ لَکَ النُّبُوَّةُ قَالَ وَاٰدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ." (ترمذی، ج:٢، ص:٢٠٢)

ترجمہ:... "حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ صحابہ کرامؓ نے دریافت کیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کو نبوت کب دی گئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب کہ آدم علیہ السلام ابھی روح وجسم کے درمیان تھے۔ (یعنی ان میں روح نہیں پھونکی گئی تھی)۔"

فائدہ:- اس حدیث سے چند باتیں معلوم ہوئیں:

١:...... آپ ﷺ کا عالم ارواح میں نبوت سے حقیقتاً سرفراز ہونا۔ جس کی صراحت قرآن پاک کی اس آیت میں بھی ہے، جس سے انبیاء کرام علیہم السلام سے عہد و میثاق

لینے کا تذکرہ ہے۔

۲......جس طرح صفت وجود میں آپ ﷺ کی ذات سب سے مقدم تھی، اسی طرح صفت نبوت میں بھی آپ ﷺ کا سب سے مقدم ہونا۔

۳......قدرت کی طرف سے کمال کے افاضہ کی دو صورتیں ہوتی ہیں۔ا:-کبھی وہ عالم وجود میں آنے کے بعد کمال کا افاضہ کرتی ہے۔۲:-اور کبھی وجود سے پہلے عالم ارواح ہی میں اس کمال سے نواز دیتی ہے۔ دونوں صورتوں میں اس کمال کا علم اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کو یکساں ہوتا ہے۔ البتہ مخلوق کو پہلی صورت کا علم اس وقت حاصل ہوتا ہے، جب کہ وہ کمال اس کے مشاہدہ میں آجائے اور دوسرے کمال کے علم کی اس کے سوا کوئی صورت نہیں کہ مخبر صادق (ﷺ) اس کی خبر دے۔ یہاں آنحضرت ﷺ کے ارشاد سے ہمیں اس بات کا علم ہوگیا کہ کمال نبوت آپ ﷺ کو اس وقت حاصل ہو چکا تھا، جبکہ حضرت آدم علیہ السلام انسانی صورت پر استوار بھی نہ ہونے پائے تھے اور اسی وقت انبیاء کرام علیہم السلام سے آپؐ کے لیے ایمان و نصرت کا عہد بھی لے لیا گیا تھا، تاکہ معلوم ہو جائے کہ آپ ﷺ کی رسالت عامہ ان کو بھی شامل ہے۔ اس لحاظ سے سب سے پہلے نبی آپ ﷺ ہوئے، مگر چونکہ جسد عنصری کے لحاظ سے آپ ﷺ کا ظہور انبیاء میں سے سب سے آخر میں ہوا ہے۔ اس لیے آپ ﷺ آخر الانبیاء بھی کہلائے، لیکن اس معنی سے نہیں کہ آپ ﷺ کو نبوت سب سے آخر میں ملی ہے، بلکہ اس معنی سے کہ آپ ﷺ کا ظہور سب کے آخر میں ہوا ہے۔ ورنہ منصب نبوت کے لحاظ سے آپ ﷺ کی ولادت سے قبل اور ولادت کے بعد چالیس سال کی عمر سے پہلے اور اس کے بعد کے زمانہ میں کوئی فرق نہیں۔ حاصل یہ کہ یہ حدیث بھی آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت کو واضح کر رہی ہے۔

آنحضرت ﷺ کی مسجد انبیاء علیہم السلام کی مساجد میں آخری مسجد ہے

حدیث نمبر:-۱۳

’’عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَنَا خَاتَمُ الْاَنْبِيَاءِ وَمَسْجِدِیْ خَاتَمُ مَسَاجِدِ الْاَنْبِيَاءِ.‘‘ (کنزالعمال، ج:۱۲،ص:۲۷۰)

ترجمہ:... ’’حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ میں انبیاء کرام علیہم السلام میں آخری نبی ہوں اور میری مسجد انبیاء کرام علیہم السلام کی مسجدوں میں آخری مسجد ہے۔‘‘

فائدہ:-اس حدیث سے آپ ﷺ کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح پہلے انبیاء کرام علیہم السلام کے ناموں سے دنیا میں مسجدیں تعمیر ہوئیں۔اب آئندہ چونکہ کوئی نیا نبی آنے والا نہیں ہے۔اس لیے کوئی نئی مسجد بھی کسی رسول کے نام سے تعمیر نہ ہوگی۔ بلکہ یہ مسجد نبوی ہی انبیاء کرام علیہم السلام کی مسجدوں میں آخری مسجد رہے گی۔الحمدللہ! آج بھی مسجد نبوی پورے عالم کو واضح طور پر مسئلہ ختم نبوت سمجھا رہی ہے۔زہے مقدر......!

آنحضرت ﷺ قائد المرسلین اور خاتم النبیین ہیں

حدیث نمبر:-۱۴

’’عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَمُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ.‘‘ (مشکوٰۃ،ص:۵۱۴)

ترجمہ:... ’’حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا (روز قیامت) میں تمام رسولوں کا قائد ہوں گا اور میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا اور میں خاتم النبیین ہوں۔ یہ بات میں فخر کے طور پر نہیں کہتا اور

میں قیامت کے روز سب سے پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی اور میں یہ بات فخر کے طور پر نہیں کہتا۔“

فائدہ...... اس حدیث میں جہاں آپ ﷺ نے اپنے القاب وخصوصیات ارشاد فرمائی ہیں، وہاں اپنی تواضع وانکساری کا اظہار بھی فرمایا ہے۔اس حدیث کو امام جلال الدین سیوطیؒ نے ”خصائص الکبریٰ“ میں نقل فرمایا ہے۔اس حدیث پاک میں قابل غور دوسرا لقب ہے کہ آپ ﷺ نے ”خاتم النبیین“ فرمایا ”خاتم المرسلین“ نہیں۔اس لیے کہ ”خاتم النبیین“ میں خاتمیت کی نسبت اتم ہے کہ نبی کی جتنی قسمیں ہوسکتی ہیں، وہ سب مجھ پر ختم ہیں۔جب نبوت ختم ہے تو رسالت بدرجۂ اولیٰ ختم ہے،لہٰذا یہ حدیث بھی واضح طور پر ختم نبوت کی دلیل ہے۔

مہر نبوت خود آپ ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کی دلیل تھی

حدیث نمبر:-۱۵

”عَنْ عَلِیٍّ ؓ قَالَ: بَیْنَ کَتِفَیْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِیّیْنَ.“

(شمائل ترمذی،ص:۳،باب خاتم النبوۃ)

ترجمہ:”حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی، کیونکہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔“

فائدہ:-اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ کی معنوی خصوصیت کو حسی شکل میں بھی ظاہر کردیا گیا تھا۔کتب سابقہ میں بھی مہر نبوت آپ ﷺ کی علامت بتلائی گئی تھی۔اسی لیے بعض طالبین حق نے منجملہ اور علامات کے آپ ﷺ کی مہر نبوت کو بھی تلاش کیا، جیسے حضرت سلمان فارسیؓ وغیرہ۔اور اس حدیث سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ خاتم النبیین ہونا آپ ﷺ کا شاعرانہ لقب نہ تھا بلکہ مہر نبوت اور آخری نبی ہونے کی وجہ سے آپ ﷺ کو خاتم النبیین کہا جاتا تھا اور کہا جاتا ہے۔

مسئلہ رفع ونزول مسیح ابن مریم علیہ السلام

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول یقینی مسئلہ ہے

حدیث نمبر:-۱۶

’’عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَیُوْشِکَنَّ اَنْ یَّنْزِلَ فِیْکُمْ اِبْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا عَدْلًا، فَیَکْسِرُ الصَّلِیْبَ، وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ، وَیَضَعُ الْحَرْبَ، وَیَفِیْضُ الْمَالَ حَتّٰی لَا یَقْبَلَهٗ اَحَدٌ حَتّٰی تَکُوْنَ السَّجْدَةُ الْوَاحِدَةُ خَیْرًا مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْهَا ثُمَّ یَقُوْلُ اَبُوْهُرَیْرَةَ وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ: وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْکِتَابِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَیَوْمَ الْقِیَامَةِ یَکُوْنُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا.‘‘

(بخاری، ج:۱،ص:۴۹۰، مسلم، ج:۱،ص:۸۷)

ترجمہ:... ’’حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے، یقیناً وہ زمانہ قریب ہے جب تم میں ابن مریم علیہ السلام حاکم عادل ہونے کی حیثیت سے نازل ہوں گے۔ صلیب کو توڑ ڈالیں گے۔ خنزیر (سور) کو قتل کریں گے۔ جنگ کا خاتمہ کریں گے۔ مال ودولت کی ایسی فراوانی ہوگی کہ اسے کوئی قبول نہ کرے گا اور لوگوں کی نظر میں ایک سجدہ کی قدر وقیمت دنیا ومافیہا سے زیادہ ہوگی۔ پھر حضرت ابوہریرہؓ فرمانے لگے: اگر تم چاہو تو بطور تائید کے قرآن پاک کی یہ آیت پڑھ لو: ’’وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْکِتَابِ اِلَّا لَیُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَیَوْمَ الْقِیَامَةِ یَکُوْنُ عَلَیْهِمْ شَهِیْدًا‘‘ اہل کتاب میں کوئی ایسا نہیں ہوگا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ان کی وفات سے پہلے ایمان نہ لے آئے اور حضرت

عیسیٰ علیہ السلام ان پر قیامت کے دن گواہ ہوں گے۔‘‘

فائدہ:۔اس حدیث پاک سے چند باتیں معلوم ہوئیں:۱:۔حضرت عیسیٰ علی علیہ السلام کا نزول عام عادت کے خلاف ہے، تبھی تو آنحضرت ﷺ نے قسم کھا کھا کر بیان فرمایا ہے۔

۲:۔کسی انسان کی ولادت مراد نہیں۔ کیونکہ ولادت میں کوئی ایسی جدید بات نہیں، جس پر قسم کھانے کی ضرورت ہو۔

۳:۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام شریعت محمدیہ کے حاکم بن کر نازل ہوں گے اور اس امت کے حاکم عادل ہوں گے۔ معلوم ہوا شریعت محمدیہ باقی ہے، منسوخ نہیں ہوئی۔

۴:۔حکم وہی ہوسکتا ہے جو فریقین کے نزدیک مسلم ہو۔ اس لیے ماننا پڑے گا کہ نازل ہونے والے وہی اسرائیلی نبی حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہیں۔ کیونکہ ان ہی کی شخصیت اہل کتاب اور امت محمدیہ کے نزدیک مسلم ہوسکتی ہے۔ اگر اس پیش گوئی کا مصداق کوئی دوسرا شخص (مرزا قادیانی) ہو جو اسی امت میں پیدا ہوا ہو، وہ حکم نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ اہل کتاب و امت محمدیہ دونوں کے نزدیک وہ مسلم نہیں۔

۵:۔شعائر نصرانیت میں سب سے بڑا شعار صلیب کو نیست و نابود (یعنی صلیب پرستی کو ختم) کردیں گے اور خنزیر کو قتل کر کے نصاریٰ کی تردید کردیں گے جو خنزیر کو حلال سمجھ کر کھاتے ہیں اور اس سے غایت درجہ محبت رکھتے ہیں۔

۶:۔جملہ ادیان مٹ کر دین واحد بن جائے گا۔ اہل کتاب و اہل قرآن کا باہمی اختلاف ختم ہوجائے گا۔ جہاد کی ضرورت باقی نہ رہے گی۔

۷:۔اخروی برکات کے ساتھ ساتھ دنیوی برکات کا بھی ظہور ہوگا۔

۸:۔آیت مبارکہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو ابھی موت نہیں آئی۔ بلکہ آئندہ زمانہ میں آئے گی۔ اور یہ ظاہر ہے کہ موت دنیا میں نازل ہونے کے بعد ہی آئے گی۔ اس لیے کہ سورۂ طہٰ میں ارشاد خداوندی ہے:

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

”مِنهَا خَلَقنٰکُم وَفِیهَا نُعِیدُکُم وَمِنهَا نُخرِجُکُم تَارَۃً أُخرٰی.“ (الکہف)

ترجمہ:... ”کہ ہم نے تم سب کو اسی زمین سے پیدا کیا اور اسی میں ہم تم کو (موت کے بعد) لوٹائیں گے اور حشر کے وقت اسی سے پھر دوبارہ ہم تم کو نکال لیں گے۔“

لہٰذا آیت کا ضابطہ ابھی پورا ہونا ہے۔

اس سے اندازہ کر لینا چاہیے کہ جو پیش گوئی احادیث میں قسم کے ساتھ ہو اور قرآن کریم میں بھی اس کا ذکر ہو، وہ جزم و یقین کے کس درجہ میں ہوگی۔

حضرت عیسیٰؑ آسمان سے اتریں گے

حدیث نمبر:-۱۷

”عَن اَبِی هُرَیرَۃَؓ اَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قَالَ: کَیفَ اَنتُم اِذَا نَزَلَ ابنُ مَریَمَ فِیکُم وَاِمَامُکُم مِنکُم.“ (بخاری، ج:۱، ص:۴۹۰، مسلم، ج:۱، ص:۸۷)

ترجمہ:... ”حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ تمہارا اس وقت کیا حال ہوگا۔ (یعنی خوشی سے) جب کہ عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام (آسمان سے) تم میں نازل ہوں گے اور تمہارا امام خود تم (امت محمدیہ) ہی میں سے ہوگا۔“

فائدہ...... امام بیہقیؒ نے اپنی کتاب ”الأسماء والصفات“ میں اس روایت کے الفاظ یوں نقل فرمائے ہیں:

”إِذَا نَزَلَ ابنُ مَریَمَ مِنَ السَّمَاءِ فِیکُم وَاِمَامُکُم مِنکُم“...

”جب عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام آسمان سے تمہارے درمیان نازل ہوں گے اور تمہارا امام تم سے ہوگا...۔“

حدیث مذکور میں صراحت کے ساتھ موجود ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے۔ زمین پر کسی شخص کا پیدا ہونا مذکور نہیں۔ نیز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے ’’ینزل فیکم‘‘ اور امام مہدی علیہ الرضوان کے لیے ’’امامکم منکم‘‘ کی صراحت سے ثابت ہوا کہ مسیح و مہدی (علیہما السلام) دو علیحدہ علیحدہ شخصیات ہیں۔ شخص واحد (مرزا قادیانی) مراد نہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول حق تعالیٰ کا ایک وعدہ ہے

حدیث نمبر:-۱۸

’’عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: لَا تَزَالُ طَائِفَۃٌ مِّنْ اُمَّتِیْ عَلَی الْحَقِّ ظَاھِرِیْنَ عَلٰی مَنْ نَاوَاھُمْ حَتّٰی یَاْتِیَ اَمْرُ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَیَنْزِلَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ عَلَیْہِ السَّلَام.‘‘ (مسند احمد، ج:۴،ص:۴۲۹)

ترجمہ:… ’’حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں ایک جماعت ہمیشہ حق پر رہے گی، جو اپنے دشمنوں کے مقابلہ پر غالب رہے گی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو اور حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اتریں۔‘‘

فائدہ:- چونکہ قیامت سے قبل سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا نزول قیامت کی طرح ایک یقینی مسئلہ ہے۔ اس لیے جب اور جہاں کہیں بھی قیامت کا تذکرہ آتا ہے اور وہاں کلام میں ذرا کوئی مناسبت نکل آتی ہے تو دیگر مسلمات کی طرح فوراً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان سے نزول کا تذکرہ بھی آجاتا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حلیہ مبارک اور فراوانی رزق

حدیث نمبر:-۱۹

’’عَنْ أَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اَلْاَنْبِیَاءُ اِخْوَةٌ لِعَلَّاتٍ، دِیْنُهُمْ وَاحِدٌ وَاُمَّهَاتُهُمْ شَتّٰی، وَأَنَا أَوْلَی النَّاسِ بِعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ لِأَنَّهُ لَمْ یَکُنْ بَیْنِیْ وَبَیْنَهُ نَبِیٌّ، وَاِنَّهُ نَازِلٌ فَإِذَا رَاَیْتُمُوْهُ فَأَعْرِفُوْهُ فَإِنَّهُ رَجُلٌ مَرْبُوْعٌ إِلَی الْحُمْرَةِ وَالْبَیَاضِ سَبِطٌ کَأَنَّ رَأْسَهُ یَقْطُرُوَإِنْ لَّمْ یُصِبْهُ بَلَلٌ بَیْنَ مُمَصَّرَتَیْنِ فَیَکْسِرُ الصَّلِیْبَ وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ، وَیَضَعُ الْجِزْیَةَ، وَیُعَطِّلُ الْمِلَلَ حَتّٰی یُهْلِکَ اللّٰهُ فِیْ زَمَانِهِ الْمِلَلَ کُلَّهَا غَیْرَ الْاِسْلَامِ وَیُهْلِکُ اللّٰهُ فِیْ زَمَانِهِ الْمَسِیْحَ الدَّجَّالَ الْکَذَّابَ وَتَقَعُ الْأَمَنَةُ فِی الْأَرْضِ حَتّٰی تَرْتَعَ الْاِبِلُ مَعَ الْأَسَدِ جَمِیْعًا وَالنُّمُوْرُ مَعَ الْبَقَرِ وَالذِّئَابُ مَعَ الْغَنَمِ وَیَلْعَبَ الصِّبْیَانُ وَالْغِلْمَانُ بِالْحَیَّاتِ لَا یَضُرُّ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فَیَمْکُثُ مَاشَاءَ اللّٰهُ أَنْ یَّمْکُثَ ثُمَّ یُتَوَفّٰی فَیُصَلِّیْ عَلَیْهِ الْمُسْلِمُوْنَ وَیَدْ فِنُوْنَهُ.‘‘

(مسند احمد، ج:۲،ص:۴۳۷، تفسیر ابن جریر، ج:۶،ص:۲۲)

ترجمہ:... ’’حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سب انبیاء علیہم السلام باپ شریک بھائیوں کی طرح ہیں کہ ان سب کا دین ایک اور مائیں (شریعتیں) جدا جدا ہیں اور میں عیسیٰ ابن مریمؑ کے سب سے زیادہ قریب ہوں۔ کیونکہ میرے اور ان کے درمیان کوئی نبی نہیں ہوا۔ وہ نازل ہوں گے۔ جب تم انہیں دیکھو تو فوراً پہچان لینا۔ (ان کی پہچان یہ ہے) وہ درمیانہ قد وقامت کے ہوں گے۔ رنگ سرخ وسفید ہوگا۔ بال سیدھے اور

ایسے (صاف اور چمکدار) ہوں گے کہ وہ اگرچہ بھیگے نہ ہوں، تب بھی یوں معلوم ہوگا۔ جیسے ابھی ان سے پانی ٹپک رہا ہو۔ ہلکے زرد رنگ کے دو کپڑوں میں ہوں گے۔ (وہ اتر کر) صلیب کو توڑ ڈالیں گے۔ خنزیر کو قتل کریں گے۔ جزیہ ختم کر دیں گے۔ تمام ملتوں کو معطل کر دیں گے۔ حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ ان کے زمانہ میں اسلام کے سوا تمام ادیان و مذاہب کا خاتمہ کر دے گا اور اللہ تعالیٰ ان کے زمانہ میں کذاب مسیح دجال کو ہلاک کر دے گا اور زمین پر امن و امان کا دور دورہ ہوگا۔ حتیٰ کہ اونٹ شیر کے ساتھ، چیتے گائے کے ساتھ اور بھیڑیے بکریوں کے ساتھ ایک جگہ چرا کریں گے۔ بچے اور لڑکے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے۔ کوئی کسی کو نقصان نہ پہنچائے گا۔ پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا دنیا میں رہیں گے۔ پھر ان کی وفات ہوگی اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھ کر انہیں دفن کر دیں گے۔‘‘

فائدہ:- دیکھئے! اس حدیث پاک میں آپ ﷺ نے کس طرح سیدنا مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کا تعارف کرایا ہے۔ آپ کی طہارت و پاکیزگی اور حلیہ مبارک بتایا ہے اور صرف ماضی کی سوانح کے بیان پر اکتفا نہیں فرمایا بلکہ ان کے مستقبل کے ایسے کارنامے اور ایسی روشن برکات کا بھی تذکرہ فرمایا ہے جن کے بعد کسی مجنون و دیوانے کے لیے ان کی شناخت میں کوئی ادنیٰ سا تردد و اشتباہ باقی نہیں رہتا۔ آیئے! آپ کے اس واضح فرمان پر ایمان لایئے اور اپنے خیالات کی پیروی چھوڑ دیجئے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ابھی وفات نہیں ہوئی

حدیث نمبر:-۲۰

’’عَنِ الْحَسَنِ الْبَصرِیِّ مُرسَلاً یَرفَعُهٗ اِلیٰ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لِلْیَھُوْدِ: اِنَّ عِیْسٰی لَمْ یَمُتْ وَاِنَّہٗ رَاجِعٌ اِلَیْکُمْ قَبْلَ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ.'' (تفسیر ابن کثیر، ج:۱،ص:۳۶۶، ابن جریر، ج:۳،ص:۲۸۹)

ترجمہ:... ''حضرت حسن بصریؒ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں سے فرمایا کہ: عیسیٰ علیہ السلام کو (ابھی) موت نہیں آئی۔ وہ قیامت سے پہلے تمہاری طرف واپس آئیں گے۔''

فائدہ:- یہود اور نصاریٰ دونوں کا تصور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق جدا جدا ہے۔ حضور ﷺ نے دونوں کو علیحدہ علیحدہ خطاب فرمایا ہے۔ یہود حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مردہ تصور کرتے ہیں۔ (یہی نظریہ قادیانیوں کا بھی ہے) اس لیے آپ ﷺ نے اس فرمان میں ان کی موت کی نفی فرما کر ان کی دوبارہ تشریف آوری پر زور دیا ہے اور لفظ ''رجوع'' استعمال فرمایا ہے۔

نصاریٰ انہیں خدا مانتے ہیں۔ گویا ان کے نزدیک ان پر فنا نہیں آئے گی۔ آپ ﷺ نے انہیں سمجھایا کہ خدا وہ ہے جس کو کبھی فنا نہ ہو اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بعد از نزول موت آنی ہے پھر وہ خدا کیسے ہوسکتا ہے؟

آنحضرت ﷺ کی سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق سلام کی وصیت

حدیث نمبر:-۲۱

''عَنْ اَنَسٍؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ اَدْرَکَ مِنْکُمْ عِیْسٰی ابْنَ مَرْیَمَ فَلْیُقْرِئْہُ مِنِّی السَّلَامَ.'' (درمنثور، ج:۲،ص:۲۴۵)

ترجمہ:... ''حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم میں سے جس شخص کی بھی عیسیٰ ابن مریم سے ملاقات ہو، وہ ان کو میری جانب سے سلام پہنچا دے۔''

فائدہ:- اس حدیث سے بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول یقینی معلوم ہو رہا ہے اور حدیث کے راویوں کو ان کی آمد کا انتظار لگ رہا ہے۔ نیز یہ بھی ثابت ہو رہا ہے کہ امت پر فرض ہے کہ وہ اس پیش گوئی کو یاد رکھے اور جس خوش نصیب انسان کو وہ زمانہ ملے تو اس پر لازم ہے کہ وہ آنحضرت ﷺ کا سلام پہنچا کر آپ ؐ کی وصیت کو پورا کرنے کی سعادت حاصل کرے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول اس امت کے لیے رحمت ہے

حدیث نمبر:-۲۲

’’عَنْ عَبدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ تَهْلِكُ اُمَّةٌ اَنَا اَوَّلُهَا، وَعِيْسٰى ابْنُ مَرْيَمَ اٰخِرُهَا.‘‘ (کنز العمال ج۱۴ ص۲۶۹)

ترجمہ:... ’’حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بھلا وہ امت کیسے ہلاک ہوسکتی ہے جس کے اوّل میں، میں ہوں اور آخر میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوں۔‘‘

فائدہ:- ہر گزشتہ اُمت دو رسولوں کے درمیان ہوتی چلی آئی ہے۔ یہ امت بھی دو رسولوں کے درمیان میں ہے۔ ابتداء میں آنحضرت ﷺ تشریف لائے اور آخر میں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔ لیکن یاد رہے کہ اس اُمت کا معاملہ دوسری اُمتوں سے مختلف ہے۔ اس امت کے رسول تو صرف آنحضرت ﷺ ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تشریف آوری اس امت میں بحیثیت رسالت مستقلہ نہ ہوگی، بلکہ آپ کے نائب وخلیفہ ہونے کی حیثیت سے ہوگی۔ اسی لیے ان کی امت بھی کوئی جدید امت نہ ہوگی۔ خلاصہ یہ کہ ان کا اس امت کے آخر میں تشریف لانا باعث رحمت بھی ہے اور دیگر انبیاء کرام علیہم السلام کی بنسبت ان کی یہ خصوصیت بھی ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے آگ پر پکی ہوئی چیز نہیں کھائی

حدیث نمبر:-۲۳

’’عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ کَانَ طَعَامُ عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ اَلْبَاقِلَّاءَ حَتّٰی رُفِعَ وَلَمْ یَکُنْ یَاْکُلُ شَیْئًا غَیَّرَتْہُ النَّارُ حَتّٰی رُفِعَ.‘‘ (کنز العمال، ج:۶،ص:۱۲۶)

ترجمہ:... ’’حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی خوراک لوبیا تھی، یہاں تک کہ انہیں (آسمان پر) اٹھالیا گیا اور انہوں نے کوئی ایسی چیز نہیں کھائی جو آگ پر پکائی گئی ہو، یہاں تک کہ انہیں (آسمان پر) اٹھالیا گیا۔‘‘

فائدہ:- اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جس شخص کے آسمان پر جانے اور قرب قیامت میں نزول کی آنحضرت ﷺ نے پیش گوئی فرمائی ہے، وہ اسرائیلی پیغمبر حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام ہیں۔ کوئی دوسرا شخص جو مٹھائیاں، پیسٹریاں اور نفیس سے نفیس چیزیں کھانے کا عادی ہو، وہ مراد نہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام حج وعمرہ ادا فرمائیں گے

حدیث نمبر:-۲۴

’’عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَؓ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ: لَیُھِلَّنَّ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ بِفَجِّ الرَّوْحَاءِ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ لَیُثَنِّیَنَّھُمَا.‘‘ (مسلم، ج:۱،ص:۴۰۸، مسند احمد، ج:۲،ص:۵۱۳)

ترجمہ:... ’’حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ عیسیٰ ابن

مریم علیہ السلام ضرور مقام فج روحاء پر حج یا عمرہ یا دونوں کا احرام باندھیں گے۔
(اورتلبیہ پڑھیں گے)۔‘‘

فائدہ:- یہ حدیث حاکم نے بھی روایت کر کے اسے صحیح قرار دیا ہے اور اس میں مزید تفصیل یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام حاکم عادل اور امام منصف ہونے کی حیثیت سے نازل ہوں گے اور حج یا عمرہ کو جاتے ہوئے مقام فج روحاء سے گزریں گے اور میری (آنحضرت ﷺ کی) قبر پر بھی ضرور آئیں گے۔حتیٰ کہ مجھے سلام کریں گے اور میں ان کو جواب دوں گا۔ یہ حدیث سنا کر حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا: اے میرے بھتیجو! (عربی محاورے میں چھوٹے کو بطور شفقت بھتیجا کہہ دیتے ہیں۔اگرچہ اس سے کوئی رشتہ داری نہ ہو) اگر تم ان کو دیکھو تو ان سے کہنا کہ ابوہریرہؓ نے آپ کو سلام کہا ہے۔ یاد رہے! مدینہ طیبہ اور مقام بدر کے درمیان ایک مقام جو مدینہ منورہ سے چھ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔اسے ’’فج اور صرف الروحاء‘‘ بھی کہتے ہیں:

مرزا غلام احمد قادیانی کو زندگی بھر یہ سعادت نصیب نہ ہوئی۔’’**فعلیہ اللعنة إلٰی یوم الدین**‘‘

دجال کو تو صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی قتل کریں گے

حدیث نمبر:-۲۵

’’**عَنْ أَبِیْ هُرَيْرَةَؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يُسَلَّطْ عَلٰى قَتْلِ الدَّجَّالِ اِلَّا عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ.**‘‘ (سراج المنیر، ج:۳،ص:۱۹۴)

ترجمہ:... ’’حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دجال کو قتل کرنے کی قدرت سوائے عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے کسی (اور) کو نہیں دی گئی۔‘‘

فائدہ:- اس حدیث کو امام جلال الدین سیوطیؒ نے ''جامع صغیر'' میں نقل فرما کر اسے حسن کہا ہے اور ''عقیدۃ اہل الاسلام'' میں شیخ غماری نے اسے صحیح کہا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول، نکاح، اولاد، وفات اور مقامِ دفن

حدیث نمبر:-۲۶

''عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْزِلُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ اِلَى الْاَرْضِ فَيَتَزَوَّجُ وَيُوْلَدُلَهٗ وَيَمْكُثُ خَمْسًا وَّاَرْبَعِيْنَ سَنَةً ثُمَّ يَمُوْتُ فَيُدْفَنُ مَعِيْ فِيْ قَبْرِيْ فَاَقُوْمُ اَنَا وَعِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ مِنْ قَبْرٍ وَّاحِدٍ بَيْنَ اَبِيْ بَكْرٍ وَ عُمَرَ .'' (مشکوٰۃ، ص:۴۸۰)

ترجمہ:... ''حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زمین پر نازل ہوں گے، شادی کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی اور پینتالیس سال کا عرصہ ٹھہر کر وفات پائیں گے۔ پھر میرے ساتھ میرے روضۂ اطہر میں دفن ہوں گے، پس میں اور عیسیٰ علیہ السلام دونوں ایک مقبرہ سے ابوبکرؓ و عمرؓ کے درمیان اٹھیں گے۔''

فائدہ:- رسول اللہ ﷺ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق میں ''اَوْلَى النَّاس'' کا لفظ فرمایا ہے، یعنی آپ ﷺ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی اور نبی نہیں، دونوں کے زمانے متصل۔ اسی مناسبت سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ ﷺ کی اُمت میں تشریف لائیں گے اور دفن بھی آپ ﷺ کے پاس ہی آ کر ہوں گے۔ خلاصہ یہ کہ زمانی، مکانی اور موت کی یہ خصوصیات ان کے سوا کسی اور نبی کو میسر نہیں آئیں۔

حدیث نمبر:-۲۷

''عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍؓ قَالَ: مَكْتُوْبٌ فِي التَّوْرَاةِ: صِفَةُ مُحَمَّدٍ

وَعِیسَی ابْنُ مَرْیَمَ یُدْفَنُ مَعَهٗ.‘‘ (درمنثور، ج:۲،ص:۲۴۵)

ترجمہ:... ’’حضرت عبداللہ بن سلامؓ بیان فرماتے تھے کہ تورات میں حضرت محمد ﷺ کی صفات میں سے ایک صفت یہ بھی لکھی ہوئی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام آپ کے پاس دفن ہوں گے۔‘‘

فائدہ:- درمنثور میں حضرت عبداللہ بن سلامؓ سے یہ الفاظ بھی منقول ہیں: ’’یُدْفَنُ عِیسَیٰ ابْنُ مَرْیَمَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَصَاحِبَیْہِ فَیَکُوْنُ قَبْرُہٗ رَابِعًا‘‘ ... کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آ کر رسول اللہ ﷺ اور آپ کے دو جاں نثار حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے پاس دفن ہوں گے اور اس لحاظ سے ان کی قبر چوتھی ہوگی...۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام دمشق کے مشرقی مینار کے پاس پر نازل ہوں گے

حدیث نمبر:-۲۸

’’عَنْ اَوْسِ بْنِ اَوْسِ الثَّقَفِیّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: یَنْزِلُ عِیسَی ابْنُ مَرْیَمَ عِنْدَ الْمَنَارَۃِ الْبَیْضَاءِ شَرْقِیَّ دِمَشْقَ.‘‘

(درمنثور، ج:۲،ص:۲۴۵، کنز العمال، ج:۷،ص:۲۰۲)

ترجمہ:... ’’حضرت اوس بن اوس ثقفیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: عیسیٰ بن مریم علیہ السلام دمشق کی جانب مشرق میں سفید منارے کے پاس نازل ہوں گے۔‘‘

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حضرت مہدیؓ کے پیچھے نماز پڑھنا

حدیث نمبر:-۲۹

’’عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَنْزِلُ عِیسَی ابْنُ

مَرْیَمَ فَیَقُوْلُ اَمِیْرُهُمُ الْمَهْدِیُّ تَعَالَ صَلِّ بِنَا فَیَقُوْلُ لَا: اِنَّ بَعْضَکُمْ عَلٰی بَعْضٍ اُمَرَاءُ تَکْرِمَةَ اللّٰهِ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ۔" (الحاوی للفتاویٰ، ج:۲،ص:۶۴)

ترجمہ:... "حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے تو مسلمانوں کے امیر حضرت مہدی علیہ الرضوان کہیں گے: آیئے! ہمیں نماز پڑھایئے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فرمائیں گے: نہیں، تم امت محمدیہ میں سے بعض بعض کے امیر ہیں جو اللہ کی طرف سے اس امت کا اعزاز ہے۔"

نزولِ عیسیٰ علیہ السلام قیامت کی بڑی دس علامات میں سے ہے

حدیث نمبر:-۳۰

"عَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ أَسِیْدِ الْغِفَارِیِّؓ قَالَ: اِطَّلَعَ النَّبِیُّ ﷺ عَلَیْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاکَرُ فَقَالَ مَاتَذَاکَرُوْنَ؟ قَالُوْا نَذْکُرُ السَّاعَةَ قَالَ اِنَّهَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰی تَرَوْا قَبْلَهَا عَشْرَ اٰیَاتٍ فَذَکَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَةَ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا وَنُزُوْلَ عِیْسَی ابْنَ مَرْیَمَ وَیَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ، وَثَلَاثَةَ خُسُوْفٍ خَسْفٍ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٍ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٍ بِجَزِیْرَةِ الْعَرَبِ وَاٰخِرُ ذَالِکَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْیَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ اِلٰی مَحْشَرِهِمْ۔" (مسلم،ج:۲،ص:۳۹۳)

ترجمہ:... "حضرت حذیفہ بن اسید غفاریؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو ہم آپس میں مذاکرہ کررہے تھے۔آپ ﷺ نے پوچھا: کیا باتیں کررہے ہو؟۔حاضرین نے کہا: قیامت کی باتیں کر

رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جب تک تم دس علامات نہ دیکھ لو، قیامت نہیں آئے گی۔ پس آپ ﷺ نے یہ دس علامات بیان فرمائیں: ۱:- دخان (دھواں)۔ ۲:- دجال۔ ۳:- دابۃ الارض (جو نہایت عجیب وغریب جانور ہوگا)۔ ۴:- آفتاب کا مغرب کی جانب سے طلوع۔ ۵:- عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نزول۔ ۶:- یاجوج وماجوج کا ظہور۔ ۷:- تین بڑے بڑے زمین میں دھنس جانے کے واقعات ایک مشرق میں۔ ۸:- ایک مغرب میں۔ ۹:- ایک جزیرۂ عرب میں۔ (۱۰) سب سے آخر میں ایک آگ یمن سے نکلے گی جو لوگوں کو اُن کے محشر کی طرف ہانک کرلے جائے گی۔‘‘

فائدہ:- حدیث مذکور سے ثابت ہوتا ہے کہ قیامت کا آنا یقینی ہے مگر اس سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول چند اور علامات کے ساتھ بھی اتنا ہی یقینی ہے۔ یہاں تک کہ ان کی تشریف آوری سے قبل قیامت کا تصور کرنا گویا بے حقیقت بات ہے۔ شاہ رفیع الدینؒ نے اپنے رسالہ ’’علامات قیامت‘‘ میں علامات قیامت کی دو قسمیں قرار دی ہیں: ۱:- صغریٰ (چھوٹی)۔ ۲:- کبریٰ (بڑی) اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول علامات کبریٰ میں شامل فرمایا ہے۔

سیدنا امام مہدی علیہ الرضوان......نام ونسب اور حلیہ مبارک

حدیث نمبر:-۳۱

’’عَنْ عَبْدِاللّٰہِؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا تَذْھَبُ الدُّنْیَا حَتّٰی یَمْلِکَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِّنْ اَھْلِ بَیْتِیْ یُوَاطِئُ اِسْمُہٗ اِسْمِیْ.‘‘ (ترمذی، ج:۲، ص:۴۷)

ترجمہ:... ’’حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا کا اس وقت تک خاتمہ نہیں ہوگا جب تک کہ میرے اہل بیت سے

ایک شخص عرب پر حاکم نہ ہو۔ جو میرے ہم نام ہوگا۔‘‘

فائدہ:- ابوداؤد میں ہے کہ حضرت علیؓ نے اپنے فرزند حضرت حسنؓ کی طرف دیکھ کر فرمایا: میرا یہ فرزند سید ہوگا، جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے اس کے متعلق فرمایا ہے اور اس کی نسل سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کا نام تمہارے نبی کے نام پر ہوگا، وہ عادات میں حضرت حسنؓ کے مشابہ ہوگا، لیکن صورت میں مشابہ نہ ہوگا۔

حدیث نمبر:-۳۲

’’عَنْ اُمِّ سَلَمَةَؓ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَلْمَهْدِيُّ مِنْ وُّلْدِ فَاطِمَةَ.‘‘ (ابن ماجہ، ص:۳۰۰)

ترجمہ:... ’’حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: امام مہدی علیہ الرضوان حضرت فاطمہؓ کی اولاد میں سے ہوں گے۔‘‘

حدیث نمبر:-۳۳

’’عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمَهْدِيُّ مِنِّىْ أَجْلَى الْجَبْهَةِ اَقْنَى الْاَنْفِ يَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَّجَوْرًا وَيَمْلِكُ سَبْعَ سِنِيْنَ.‘‘ (ابوداؤد، ج:۲، ص:۱۳۱)

ترجمہ:... ’’حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہدی (علیہ الرضوان) میری اولاد میں سے ہوگا۔ جس کی پیشانی کشادہ اور ناک بلند ہوگی۔ دنیا کو عدل وانصاف سے پھر بھر دے گا۔ جب کہ اس وقت وہ ظلم وستم سے بھر چکی ہوگی۔ ان کی حکومت سات سال تک رہے گی۔‘‘

حدیث نمبر:-۳۴

''عَنْ اَبِیْ سَعِیْد الْخُدْرِیؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مِنَّا الَّذِیْ یُصَلِّیْ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ خَلْفَہٗ.'' (الحاوی،ج:۲،ص:۶۴)

ترجمہ:... ''حضرت ابوسعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہم میں سے ایک شخص ایسا ہوگا جس کے پیچھے عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام اقتداء فرمائیں گے۔''

حدیث نمبر:-۳۵

''عَنْ جَابِرٍؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ اُمَّتِیْ خَلِیْفَۃٌ یَحْثِی الْمَالَ حَثْیًا وَلَا یَعُدُّہٗ عَدًّا.'' (مسلم،ج:۲،ص:۳۹۵)

ترجمہ:... ''حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میری امت کے آخر میں ایک خلیفہ ہوگا جو مال دونوں ہاتھ سے بھر بھر کر دے گا اور اس کو شمار نہیں کرے گا۔''

احادیث مبارکہ درباره دجال اکبر

حدیث نمبر:-۳۶

''عَنْ عِمْرَانَ بْنَ حُصَیْنٍؓ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: مَا بَیْنَ خَلْقِ اٰدَمَ اِلٰی قِیَامِ السَّاعَۃِ اَمْرٌ اَکْبَرُ مِنَ الدَّجَّال.'' (مسلم،ج:۲،ص:۴۰۵)

ترجمہ:... ''حضرت عمران بن حصینؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ آدمؑ کی پیدائش سے لے کر قیامت آنے تک دجال سے زیادہ بڑا اور کوئی فتنہ نہیں ہے۔''

حدیث نمبر:-۳۷

’’عَنْ حُذَیْفَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلدَّجَّالُ اَعْوَرُ الْعَیْنِ الْیُسْریٰ، جُفَالُ الشَّعْرِ، مَعَهٗ جَنَّتُهٗ وَنَارُهٗ، فَنَارُهٗ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهٗ نَارٌ.‘‘ (مسلم، ج:۲،ص:۴۰۰)

ترجمہ:... ’’حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دجال بائیں آنکھ سے کانا ہوگا۔ اس کے جسم پر بہت گھنے بال ہوں گے اور اس کے ساتھ اس کی جنت اور دوزخ بھی ہوگی۔ لیکن جو اس کی جنت نظر آئے گی، دراصل وہ دوزخ ہوگی اور جو دوزخ نظر آئے گی، وہ اصل میں جنت ہوگی۔ (لہٰذا جس کو وہ جنت بخشے گا، وہ دوزخی ہوگا اور جس کو اپنی دوزخ میں ڈالے گا، وہ جنتی ہوگا)۔‘‘

حدیث نمبر:-۳۸

’’عَنْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ ابْنِ الْجَرَّاحِ رضی اللہ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: اِنَّهٗ لَمْ یَکُنْ نَبِیٌّ بَعْدَ نُوْحٍ اِلَّا وَقَدْ اَنْذَرَ قَوْمَهُ الدَّجَّالَ وَاِنِّیْ اُنْذِرُکُمُوْهُ.‘‘ (ترمذی، ج:۲،ص:۴۷)

ترجمہ:... ’’حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے خود سنا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کے بعد جو بھی نبی آیا ہے، اس نے اپنی قوم کو دجال سے ضرور ڈرایا ہے اور میں بھی تم کو اس سے ڈراتا ہوں۔‘‘

حدیث نمبر:-۳۹

’’عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَلَا اُخْبِرُکُمْ عَنِ الدَّجَّالِ حَدِیْثًا مَاحَدَّثَهٗ نَبِیٌّ قَوْمَهٗ اِنَّهٗ اَعْوَرُ وَاِنَّهٗ یَجِیْئُ مَعَهٗ مِثْلُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَالَّتِیْ یَقُوْلُ اِنَّهَا الْجَنَّةُ هِیَ النَّارُ وَاِنِّیْ اُنْذِرُکُمْ بِهٖ

كَمَا اَنْذَرَ بِهٖ نُوْحٌ قَوْمَهٗ.‘‘ (مسلم، ج:۲،ص:۴۰۰)

ترجمہ:... ’’حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کیا میں تم کو دجال کے متعلق ایسی بات نہ بتاؤں جو آج تک کسی نبی نے اپنی امت کو نہ بتائی ہو۔ دیکھو وہ کانا ہوگا اور اس کے ساتھ جنت اور دوزخ کے نام سے دو شعبدے بھی ہوں گے۔ تو جس کو وہ جنت کہے گا، وہ درحقیقت دوزخ ہوگی۔ دیکھو دجال سے میں بھی تم کو اسی طرح ڈراتا ہوں، جیسا کہ نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو ڈرایا تھا۔

حدیث نمبر:-۴۰

’’عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍؓ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْيَنَاءُ مِنْهُ فَوَاللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ لَيَأْتِيْهِ وَهُوَ يَحْسَبُ اَنَّهٗ مُؤْمِنٌ فَيَتَّبِعُهٗ مِمَّا يُبْعَثُ مَعَهٗ مِنَ الشُّبُهَاتِ.‘‘ (ابوداؤد، ج:۲،ص:۱۳۴)

ترجمہ:... ’’حضرت عمران ابن حصینؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دیکھو جو شخص دجال کی خبر سنے، اس کو چاہیے کہ وہ اس سے دور ہی دور رہے۔ بخدا! ایک شخص کو اپنے دل میں یہ خیال ہوگا کہ وہ مؤمن آدمی ہے، لیکن ان عجائبات کو دیکھ کر جو اس کے ساتھ ہوں گے، وہ بھی اس کے پیچھے لگ جائے گا۔‘‘

اللّٰهم إنا نعوذ بک من فتنة المسيح الدجال!

وأٰخر دعوانا أن الحمد للذی لنصرة دين الحق كان هدانی
وصلی علی خاتم النبيين دائماً وسلم ما دام اعتلی القمران

قیامت اور علاماتِ قیامت

قیامت حضرت اسرافیل علیہ السلام کی اس خوفناک چیخ کا نام ہے، جس سے پوری کائنات زلزلہ میں آجائے گی۔اس ہمہ گیر زلزلہ کے ابتدائی جھٹکوں ہی سے دہشت زدہ ہوکر دودھ پلانے والی مائیں اپنے دودھ پیتے بچوں کو بھول جائیں گی، حاملہ عورتوں کے حمل ساقط ہوجائیں گے۔اس چیخ اور زلزلہ کی شدت دم بدم بڑھتی جائے گی۔جس سے تمام انسان اور جانور مرنے شروع ہوجائیں گے۔یہاں تک کہ زمین وآسمان میں کوئی جاندار زندہ نہ بچے گا۔زمین پھٹ پڑے گی۔پہاڑ دھنی ہوئی روئی کی طرح اڑتے پھریں گے۔ستارے اور سیارے ٹوٹ ٹوٹ کر گر پڑیں گے۔آفتاب کی روشنی فنا اور پورا عالم تیرہ وتار ہوجائے گا۔آسمانوں کے پرخچے اڑ جائیں گے اور پوری کائنات موت کی آغوش میں چلی جائے گی۔اس عظیم دن کی خبر تمام انبیاء کرام علیہم السلام اپنی اپنی امتوں کو دیتے چلے آئے تھے، مگر رسولِ خدا، محمد مصطفیٰ، احمد مجتبیٰ ﷺ نے آکر بتایا کہ قیامت قریب آپہنچی، اور میں اس دنیا میں اللہ کا آخری پیغمبر اور رسول ہوں۔قرآن حکیم نے بھی اعلان کیا:

''اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ'' (القمر:۱)

ترجمہ:''قیامت نزدیک آپہنچی اور چاند شق ہوگیا۔''

اور یہ کہہ کر سب لوگوں کو چونکایا:

''فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا السَّاعَةَ اَنْ تَأْتِيَهُمْ بَغْتَةً فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ ذِكْرٰاهُمْ.'' (محمد:۱۸)

ترجمہ:''سو کیا یہ لوگ بس قیامت کے منتظر ہیں کہ وہ ان پر دفعتہً آپڑے؟ سو یاد رکھو کہ اس کی متعدد علامات آچکی۔پس جب قیامت ان کے سامنے

آ کھڑی ہوگی، اس وقت ان کو سمجھنا کہاں میسر ہوگا۔‘‘

لیکن قیامت کب آئے گی۔ اس کی ٹھیک ٹھیک تاریخ تو کجا، سال اور صدی تک اللہ کے سوا کسی کو معلوم نہیں۔ یہ ایسا راز ہے جو خالق کائنات نے کسی فرشتہ یا نبی کو بھی نہیں بتایا۔ حضرت جبریل علیہ السلام نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو ان کو بھی یہی جواب ملا کہ: ’’مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ‘‘… ’’جس سے پوچھا جارہا ہے، وہ سائل سے زیادہ نہیں جانتا۔‘‘

قرآن حکیم نے بھی بتادیا کہ قیامت کے مقررہ وقت کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں: ’’اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَةِ‘‘ (لقمٰن: ۳۴)… ’’بے شک قیامت کی خبر اللہ ہی کو ہے۔‘‘… ’’اِلٰی رَبِّکَ مُنْتَهٰهَا‘‘ (النازعات: ۴۴)… ’’اس کے علم کی تعیین کا مدار صرف آپ کے رب کی طرف ہے۔‘‘

اہمیت علامات قیامت

البتہ قیامت کی علامات انبیاء سابقین علیہم السلام نے بھی اپنی اپنی امتوں کو بتلائی تھیں۔ چونکہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی آنے والا نہ تھا۔ اس لیے آپ نے اس کی علامات سب سے زیادہ تفصیل سے ارشاد فرمائیں۔ تاکہ لوگ یوم آخرت کی تیاری کریں۔ اعمال کی اصلاح کرلیں اور نفسانی خواہشات ولذات میں انہماک سے باز آئیں اور آنے والے جمیع فتنوں سے بچ کر اپنے ایمان محفوظ کرسکیں۔

آپ ﷺ صحابہ کرامؓ کو انفراداً واجتماعاً کبھی اجمال اور کبھی تفصیل سے ان علامات کی تعلیم فرماتے رہے۔ آپ ﷺ نے ان کی تبلیغ کا کتنا اہتمام فرمایا، اس کا اندازہ صحیح مسلم کی ان دو روایتوں سے کریں۔

۱:- حضرت ابوزیدؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی اور

منبر پر چڑھ کر ہمارے سامنے خطبہ دیا۔ یہاں تک کہ ظہر کی نماز کا وقت ہو گیا۔ پس آپ ﷺ نے اتر کر نماز پڑھائی۔ پھر منبر پر تشریف لے گئے اور ہمیں خطبہ دیتے رہے۔ یہاں تک کہ عصر کا وقت ہو گیا۔ پھر اتر کر نماز پڑھائی۔ پھر منبر پر تشریف لے گئے اور ہمیں خطبہ دیتے رہے۔ یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا۔ پس آپ ﷺ نے ہمیں اس خطبہ میں ان اہم واقعات کی خبر دی جو ہو چکے اور جو آئندہ ہونے والے ہیں۔ ہم میں سے جس کا حافظہ زیادہ قوی تھا، وہی ان واقعات کو زیادہ جاننے والا ہے۔ (صحیح مسلم، ج:۲، ص:۳۹۰)

۲:- حضرت حذیفہؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے۔ اس قیام میں آپ ﷺ نے قیامت تک ہونے والا کوئی اہم واقعہ نہیں چھوڑا جو ہمیں نہ بتلایا ہو۔ جس نے یاد رکھا، یاد رکھا۔ جو بھول گیا، بھول گیا۔ میرے یہ ساتھی بھی یہ بات جانتے ہیں اور آپ نے ہمیں جن واقعات کی خبر دی، ان میں سے جو میں بھول گیا ہوں، وہ بھی جب رونما ہوتا ہے تو مجھے یاد آ جاتا ہے، جیسے کوئی آدمی جب غائب ہو تو آدمی اس کا چہرہ بھول جاتا ہے، پھر جب وہ نظر پڑتا ہے تو یاد آ جاتا ہے۔ (صحیح مسلم، ج:۲، ص:۳۹۰)

امت نے آنحضرت ﷺ کی دیگر احادیث کی طرح علامات قیامت کی حدیثیں بھی محفوظ رکھنے اور آئندہ نسلوں تک پہنچانے کا بڑا اہتمام کیا۔ حتیٰ کہ بچوں کو ابتدائے عمر ہی سے یہ احادیث یاد کرائی جاتی تھیں۔ کتب حدیث میں اس باب کی احادیث کا ایک عظیم ذخیرہ محفوظ ہے۔ جو نسلاً بعد نسلٍ حفظ و روایت کے ذریعہ ہم تک پہنچا ہے۔

کیفیت علامات

علامات قیامت میں بعض واقعات کی تو اتنی تفصیلات ملتی ہیں کہ بہت چھوٹی چھوٹی چیزوں کی نشاندہی بھی موجود ہے۔ مثلاً فتنۂ دجال اور نزول مسیح عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے دور کی اتنی تفصیلات بیان فرما دی گئیں کہ کسی دوسری علامت میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ وجہ یہ ہے

کہ فتنۂ دجال مؤمنین کے ایمان کی نہایت کڑی آزمائش ہوگا۔ اگر اس کی تفصیلات لوگوں کے سامنے نہ ہوں تو دجال کے دام فریب میں پھنس جانے کا قوی اندیشہ ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حلیہ مبارک اور دیگر تفصیلات بھی اس لیے ضروری تھیں کہ کوئی بوالہوس اگر مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کر بیٹھے (جیسا کہ مرزا قادیانی ملعون) تو اس کے مکروفریب کا پردہ چاک کیا جاسکے اور جب وہ تشریف لائیں تو ان کو بآسانی پہچان کر مسلمان ان کے جھنڈے تلے آکر دجال سے جہاد کرسکیں۔ یہی حال امام مہدی علیہ الرضوان کی تفصیلات کا ہے۔

اتنی کثیر علامات اور ان کی تفصیلات سے بعض اوقات قاری (پڑھنے والا) یہ توقع بھی کرنے لگتا ہے کہ واقعات کی کڑیاں ملا کر وہ قیامت کا ٹھیک ٹھیک زمانہ متعین کرنے میں کامیاب ہوجائے گا۔ لیکن نہ ایسا ہوا ہے اور نہ ہوسکے گا۔ کیونکہ قرآن کریم کا واضح ارشاد ہے۔ ”لَا تَأْتِيكُمْ اِلَّا بَغْتَةً“ ﴿کہ قیامت تم پر اچانک آپڑے گی۔﴾ وجہ یہ ہے کہ اوّل تو بہت سی علامات میں ترتیب کا ادراک نہیں ہوتا کہ کون سا واقعہ پہلے اور کون سا بعد میں ہوگا اور جن واقعات کی ترتیب احادیث مبارکہ میں بیان کردی گئی ہے۔ ان میں بھی متعدد مقامات پر یہ پتہ نہیں چلتا کہ دونوں واقعوں کے درمیان کتنے زمانہ کا فاصلہ ہے۔ پھر بہت سی احادیث میں ایسا اجمال ہے کہ ان کی مراد یقینی طور پر متعین نہیں ہوتی۔ حتیٰ کہ بعض مقامات پر پڑھنے والے کو تعارض کا شبہ ہونے لگتا ہے، حالانکہ وہاں اجمال ہے، تعارض نہیں۔ (یہ اصول یاد رکھا جائے تو انشاء اللہ بے شمار اشکالات وشبہات خصوصاً آج کل کی اخبارات ومیڈیا سے اٹھنے والوں کا حل مل جائے گا)۔

علاماتِ قیامت کی تین قسمیں

قرآن پاک میں جو علامات قیامت ارشاد فرمائی گئی ہیں، وہ زیادہ تر ایسی علامات ہیں جو بالکل قرب قیامت میں ظاہر ہوں گی اور آنحضرت ﷺ نے احادیث مبارکہ میں

قریب اور دور کی چھوٹی بڑی ہر قسم کی علامات بیان فرمائی ہیں۔علامہ محمد بن عبد الرسول برزنجیؒ (متوفی ۱۰۴۰ھ) نے اپنی کتاب ”الاشاعة لا شراط الساعة“ میں علامات قیامت کی تین قسمیں بیان کی ہیں: ۱:-علامات بعیدہ۔۲:-علامات متوسطہ جن کو علامات صغریٰ بھی کہا جاتا ہے۔۳:-علامات قریبہ جن کو علامات کبریٰ بھی کہا جاتا ہے۔

قسم اوّل (علاماتِ بعیدہ)

علامات بعیدہ وہ ہیں جن کا ظہور کافی پہلے ہو چکا ہے۔ان کو بعیدہ اس لیے کہا جاتا ہے کہ ان کے اور قیامت کے درمیان نسبتاً زیادہ فاصلہ ہے، مثلاً رسول اللہ ﷺ کی بعثت، شق القمر کا واقعہ، رسول اللہ ﷺ کی وفات، جنگ صفین وغیرہ۔یہ واقعات از روئے قرآن وحدیث علامات قیامت میں سے ہیں اور ظہور پذیر ہو چکے ہیں۔

قسم دوم (علاماتِ متوسطہ)

قیامت کی علامات متوسطہ وہ ہیں جو ظاہر تو ہوگئی ہیں، مگر ابھی انتہاء کو نہیں پہنچیں۔ان میں روز افزوں اضافہ ہو رہا ہے اور ہوتا جائے گا۔یہاں تک کہ تیسری قسم کی علامات ظاہر ہونے لگیں گی۔علامات متوسطہ کی فہرست بھی بہت طویل ہے، مثلاً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ:

۱......	لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ دین پر قائم رہنے والے کی حالت اس شخص کی طرح ہوگی، جس نے انگارے کو اپنی مٹھی میں پکڑ رکھا ہو۔
۲......	دنیاوی اعتبار سے سب سے زیادہ نصیبہ ور وہ شخص ہوگا جو خود بھی کمینہ ہو اور اس کا باپ بھی کمینہ ہو۔
۳......	لیڈر بہت اور امانت دار کم ہوں گے۔
۴......	قبیلوں اور قوموں کے لیڈر منافق، رذیل ترین اور فاسق ہوں گے۔
۵......	بازاروں کے رئیس فاجر ہوں گے۔

۶......	پولیس کی کثرت ہوگی جو ظالموں کی پشت پناہی کرے گی۔
۷......	بڑے عہدے نااہلوں کو ملیں گے۔
۸......	لڑکے حکومت کرنے لگیں گے۔
۹......	تجارت بہت پھیل جائے گی، یہاں تک کہ تجارت میں عورت اپنے شوہر کا ہاتھ بٹائے گی، مگر کساد بازی ایسی ہوگی کہ نفع حاصل نہ ہوگا۔
۱۰......	ناپ تول میں کمی کی جائے گی۔
۱۱......	لکھنے کا رواج بہت بڑھ جائے گا، مگر تعلیم محض دنیا کے لیے حاصل کی جائے گی۔
۱۲......	قرآن کو گانے بجانے کا آلہ بنالیا جائے گا۔
۱۳......	ریا، شہرت اور مالی منفعت کے لیے گا گا کر قرآن پڑھنے والوں کی کثرت ہوگی اور فقہاء کی قلت ہوگی۔
۱۴......	علماء کو قتل کیا جائے گا اور ان پر ایسا سخت وقت آئے گا کہ وہ سرخ سونے سے زیادہ اپنی موت کو پسند کریں گے۔
۱۵......	اس امت کے آخری لوگ پہلے لوگوں پر لعنت کریں گے۔
۱۶......	امانتدار کو خائن اور خائن کو امانتدار کہا جائے گا۔
۱۷......	جھوٹے کو سچا اور سچے کو جھوٹا کہا جائے گا۔
۱۸......	اچھائی کو برا اور برائی کو اچھا سمجھا جائے گا۔
۱۹......	اجنبی لوگوں سے حسن سلوک کیا جائے گا اور رشتہ داروں کے حقوق پامال کیے جائیں گے۔
۲۰......	بیوی کی اطاعت اور ماں باپ کی نافرمانی ہوگی۔

۲۱......	مسجدوں میں شور وشغب اور دنیا کی باتیں ہوں گی۔
۲۲......	سلام صرف جان پہچان کے لوگوں کو کیا جائے گا (حالانکہ دوسری احادیث میں ہے کہ سلام ہر مسلمان کو کرنا چاہیے، خواہ اس سے جان پہچان ہو یا نہ ہو)
۲۳......	طلاقوں کی کثرت ہوگی۔
۲۴......	نیک لوگ چھپتے پھریں گے اور کمینے لوگوں کا دور دورہ ہوگا۔
۲۵......	لوگ فخر اور ریا کے طور پر اونچی اونچی عمارتیں بنانے میں ایک دوسرے کا مقابلہ کریں گے۔
۲۶......	شراب کا نام نبیذ، سود کا نام بیع اور رشوت کا نام ہدیہ رکھ کر انہیں حلال سمجھا جائے گا۔
۲۷......	سود، جوا، گانے باجے کے آلات، شراب خوری اور زناء کی کثرت ہوگی۔
۲۸......	بے حیائی اور حرامی اولاد کی کثرت ہوگی۔
۲۹......	دعوت میں کھانے پینے کے علاوہ عورتیں بھی پیش کی جائیں گی۔
۳۰......	ناگہانی اور اچانک اموات کی کثرت ہوگی۔
۳۱......	لوگ موٹی موٹی گدیوں (سواریوں) پر سواری کر کے مسجدوں کے دروازے تک آئیں گے۔
۳۲......	ان کی عورتیں کپڑے پہنتی ہوں گی مگر لباس باریک اور چست ہونے کے باعث وہ ننگی ہوں گی۔ ان کے سر بختی اونٹ کے کوہان کی طرح ہوں گے۔ لچک لچک کر چلیں گی اور لوگوں کو اپنی طرف مائل کریں گی۔ یہ لوگ نہ جنت میں داخل ہوں گے، نہ اس کی خوشبو پائیں گے۔
۳۳......	مؤمن آدمی ان کے نزدیک باندی سے بھی زیادہ رذیل ہوگا۔

۳۴...	مؤمن ان برائیوں کو دیکھے گا، مگر انہیں روک نہ سکے گا۔ جس کے باعث اس کا دل اندر ہی اندر گھلتا رہے گا۔

علامات متوسطہ میں اور بھی بہت سی علامات ہیں، ان سب کی خبر رسول اللہ ﷺ نے ایسے دور میں دی تھی جب کہ ان کا تصور بھی مشکل تھا۔ مگر آج ہم ان سب کا مشاہدہ اپنی آنکھوں سے کر رہے ہیں۔ کوئی علامت اپنی انتہاء کو پہنچی ہوئی ہے اور کوئی ابتدائی مراحل سے گذر رہی ہے۔ جب یہ سب علامات اپنی انتہاء کو پہنچیں گی تو قیامت کی بڑی اور قریبی علامات کا سلسلہ شروع ہوگا۔ اللہ عزوجل ہمیں ہر فتنہ کے شر سے محفوظ رکھے اور سلامتی ایمان کے ساتھ قبر تک پہنچا دے۔ آمین!

قسم سوم (علاماتِ قریبہ)

یہ علامات بالکل قرب قیامت میں یکے بعد دیگرے ظاہر ہوں گی۔ یہ بڑے بڑے عالمگیر واقعات ہوں گے، لہٰذا ان کو علامات کبریٰ بھی کہا جاتا ہے، مثلاً ظہور مہدی علیہ الرضوان، خروج دجال، نزول عیسیٰ علیہ السلام، خروج یاجوج ماجوج، آفتاب کا مغرب سے طلوع اور دابۃ الارض کا نکلنا اور یمن سے نکلنے والی آگ وغیرہ۔ جب اس قسم کی تمام علامات ظاہر ہو چکیں گی تو کسی وقت بھی اچانک قیامت آجائے گی۔

خطبہ جمعۃ المبارک

خطبۂ اولیٰ

”اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ نَوَّرَ قُلُوْبَ الْعَارِفِیْنَ بِنُوْرِ الْاِیْمَانِ، وَشَرَحَ صُدُوْرَ الصَّادِقِیْنَ بِالتَّوْحِیْدِ وَالْاِیْقَانِ، وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ مَاکَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ، وَکَانَ اللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّہٗ سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ کَذَّابُوْنَ ثَلاثُوْنَ، کُلُّھُمْ یَزْعَمُ اَنَّہٗ نَبِیٌّ وَاَنَاخَاتَمُ النَّبِیّٖنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ النُّبُوَّۃَ وَالرِّسَالَۃَ قَدِ انْقَطَعَتْ، فَلا رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَلا نَبِیَّ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اَنَا خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ وَمَسْجِدِیْ خَاتَمُ مَسَاجِدِ الْاَنْبِیَاءِ اَلا اَیُّھَا النَّاسُ! اِنَّ دَعْوَی النُّبُوَّۃِ بَعْدَ نَبِیِّنَا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُفْرٌ بِالْاِجْمَاعِ، وَمَنِ اعْتَقَدَ وَحْیًا بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَفَرَ بِاِجْمَاعِ الْمُسْلِمِیْنَ اَلا اَیُّھَا النَّاسُ! صَارَ الْاِجْمَاعُ مِنَ الْقَرْنِ الْاَوَّلِ اِلٰی یَوْمِنَا ھٰذَا عَلٰی اَنَّہٗ مَنِ ادَّعَی النُّبُوَّۃَ مِنْ مُسَیْلَمَۃِ الْکَذَّابِ اِلٰی مُسَیْلَمَۃِ الْفَنْجَابِ فَھُوَ کَذَّابٌ، دَجَّالٌ، کَافِرٌ، مُرْتَدٌّ وَخَارِجٌ عَنْ دَائِرَۃِ الْاِسْلَامِ بِلَارَیْبٍ، وَھٰکَذَا کُلُّ مَنْ یَّتَّبِعُ اَحَدًا مِّنْھُمْ، اَلا اَیُّھَا النَّاسُ! وَحِّدُوا اللّٰہَ تَعَالٰی! فَاِنَّ التَّوْحِیْدَ رَأْسُ الطَّاعَاتِ وَالْعِبَادَاتِ، وَاتَّقُوا

اللّٰہَ! فَاِنَّ التَّقْوٰی مِلَاکُ الْحَسَنَاتِ، وَعَلَیْکُمْ بِالسُّنَّۃِ! فَاِنَّ السُّنَّۃَ تَھْدِیْ اِلَی الْاِطَاعَۃِ وَمَنْ اَطَاعَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ وَاھْتَدٰی، وَاِیَّاکُمْ وَالْبِدْعَۃَ! فَاِنَّ الْبِدْعَۃَ تَھْدِیْ اِلَی الْمَعْصِیَۃِ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ ضَلَّ وَغَوٰی، وَعَلَیْکُمْ بِالْاِحْسَانِ! فَاِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ بَارَکَ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ فِی الْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ، وَنَفَعَنَا وَاِیَّاکُمْ بِالْاٰیَاتِ وَالذِّکْرِ الْحَکِیْمِ، اِنَّہٗ تَعَالٰی جَوَّادٌ کَرِیْمٌ، مَلِکٌ، بَرٌّ، رَؤُفٌ، رَحِیْمٌ‘‘

خطبۂ ثانیہ

’’اَلْحَمْدُلِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَمَا قَتَلُوْہُ یَقِیْنًا بَلْ رَّفَعَہُ اللّٰہُ اِلَیْہِ ؕ وَکَانَ اللّٰہُ عَزِیْزًا حَکِیْمًا وَقَال تَعَالٰی: وَاِنَّہٗ لَعِلْمٌ لِّلسَّاعَۃِ فَلَا تَمْتَرُنَّ بِھَا وَاتَّبِعُوْنِ ھٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ وَلَا یَصُدَّنَّکُمُ الشَّیْطَانُ، اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَیُوْشِکَنَّ اَنْ یَّنْزِلَ فِیْکُمْ اِبْنُ مَرْیَمَ حَکَمًا عَدْلًا، فَیَکْسِرُ الصَّلِیْبَ، وَیَقْتُلُ الْخِنْزِیْرَ، وَیَضَعُ الْحَرْبَ، وَیَفِیْضُ الْمَالَ، حَتّٰی لَا یَقْبَلَہٗ اَحَدٌ، وَتَکُوْنَ السَّجْدَۃُ الْوَاحِدَۃُ خَیْرًا مِّنَ الدُّنْیَا وَمَا فِیْھَا، ثُمَّ یَقُوْلُ

www.amtkn.com www.facebook.com/amtkn313 www.emaktaba.info

اَبُوْهُرَيْرَةَ: وَاقْرَوُا اِنْ شِئْتُمْ، وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَنْ تَهْلِكَ اُمَّةٌ، اَنَا فِيْ اَوَّلِهَا، وَعِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ فِيْ اٰخِرِهَا، وَالْمَهْدِيُّ فِيْ وَسْطِهَا اَلَا اَيُّهَا النَّاسُ! صَارَ الْاِجْمَاعُ عَلٰى اَنَّ عِيْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ حَيٌّ فِي السَّمَاءِ وَسَيَنْزِلُ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ اِلَى الْاَرْضِ، فَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ، وَيَقْتُلُ الدَّجَّالَ وَالْخِنْزِيْرَ، وَيُؤَيِّدُ دِيْنَنَا بِحَيْثُ يَحْكُمُ بِشَرْعِنَا لَا بِشَرْعِهٖ، فَلِذَا وَجَبَ الْاِعْتِقَادُ عَلَيْهِ وَالْبَيَانُ بِهٖ، وَيُكْفَرُ مُنْكِرُهٗ كَالْفَلَاسِفَةِ وَالْمِيْرْزَائِيَّةِ وَغَيْرِهِمَا مَنِ ادَّعَى الْمَسِيْحِيَّةَ مِنَ الْفِرَقِ الْبَاطِلَةِ، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰى وَصَامَ، وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ قَعَدَ وَقَامَ، وَصَلِّ كَذَالِكَ عَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ، وَعَلَى الْمَلَائِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ، وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ، خُصُوْصًا عَلٰى اَفْضَلِ الصَّحَابَةِ بِالتَّحْقِيْقِ، اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدِنَا اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، وَعَلَى النَّاطِقِ بِالصَّوَابِ، اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدِنَا عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، وَعَلٰى جَامِعِ الْقُرْاٰنِ، اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدِنَا عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ، رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، وَعَلٰى اَسَدِ اللّٰهِ الْغَالِبِ، اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدِنَا عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ، وَعَلَى السِّتَّةِ الْبَاقِيَةِ مِنَ الْعَشَرَةِ الْمُبَشَّرَةِ، وَعَلٰى اَهْلِ الْبَيْتِ وَجَمِيْعِ الصَّحَابَةِ وَالتَّابِعِيْنَ، رِضْوَانُ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلَيْهِمْ اَجْمَعِيْنَ اَللّٰهُمَّ انْصُرِ الْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاَهْلِكِ الْكَفَرَةَ وَالْفَجَرَةَ وَالْمِرْزَائِيِّيْنَ وَدَمِّرْ اَعْدَاءَ نَا، اَعْدَاءَ كَ، اَعْدَاءَ الدِّيْنِ،

أَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَّصَرَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ، وَاخْذُلْ مَنْ خَذَلَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ، تَعَادَلُوْا عِبَادَ اللّٰهِ! رَحِمَكُمُ اللّٰهُ! اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَاءِ ذِى الْقُرْبٰى، وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ اُذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ تَعَالٰى، أَعْلٰى، وَأَوْلٰى، وَأَكْبَرُ، وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ''

www.amtkn.com

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

Aalmi Majlis Tahaffuz Khatm-e-Nubuwwat

www.khatm-e-nubuwwat.com

www.laulak.info

www.khatm-e-nubuwwat.info

www.Facebook.com/amtkn313

www.emaktaba.info

sitemap

kn apps

contact us

kn apps ختم نبوت ایپ	www.khatm-e-nubuwwat.com مرکزی ویب سائٹ	www.khatm-e-nubuwwat.info هفت روزه ختم نبوت	www.laulak.info ماہنامہ لولاک	facebook.com/amtkn313 فیس بک
kk Course خط وکتابت کورس	Online Course خط وکتابت۔آن لائن کورس	E-Maktaba ای مکتبہ	Sitemap سائٹ میپ	Contact us رابطہ

/amtkn313 www.emaktaba.info
www.amtkn.com
ameer@khatm-e-nubuwwat.com
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ